تقریر

تقریر بابت خاندان مسیح موعودؑ
وقت 5-7منٹ

مکرم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب اور اہلیہ محترمہ اسماء طاہرہ صاحبہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَاٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ (النحل:123)

یعنی ہم نے اُسے دنیا میں حَسَنہ عطا کی اور آخرت میں وہ یقیناً صالحین میں سے ہوگا۔

معزز سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے سیرت ''مکرم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب اور اہلیہ محترمہ اسماء طاہرہ صاحبہ''

محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب دسمبر 1924ء کو پیدا ہوئے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے، حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت سیّدہ امۃ الحیّ صاحبہؓ کے بیٹے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے نواسے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے برادر اصغر تھے۔

تقسیمِ ملک سے قبل حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے قریباً ہم عمر صاحبزادوں مرزا خلیل احمد صاحب، مرزا رفیع احمد صاحب، مرزا حفیظ احمد صاحب اور مرزا وسیم احمد صاحب کو اکٹھا مدرسہ احمدیہ میں دینی تعلیم کے داخل کرایا تھا اور چاروں ایک ہی کلاس کے طالب علم رہے اور زمانہ طالبِ علمی میں نمایاں علمی قابلیت رکھتے تھے۔

صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کی شادی 1964ء میں حضرت پروفیسر علی احمد صاحبؓ بھاگلپوری کے بھتیجے اور محترم میاں عبد الرحیم احمد صاحب کے چچازاد بھائی محترم مولوی عبد الباقی صاحب کی صاحبزادی محترمہ اسماء طاہرہ صاحبہ سے ہوئی تھی۔

آپ تقسیمِ برصغیر کے معاً بعد کچھ عرصہ قادیان میں بطور درویش مقیم رہے اور بطور ناظر دعوۃ و تبلیغ خدمات سرانجام دیں۔ ربوہ آکر بھی آپ کچھ عرصہ نائب ناظر خدمتِ درویشاں رہے۔

سامعین! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ''داغِ ہجرت'' کی خبر دی گئی تھی جو تقسیم برصغیر کے وقت پوری ہوئی اور مجبوریٔ حالات جماعت احمدیہ کو بھی قادیان کے مقدس مقام کو الوداع کہتے ہوئے پاکستان کی طرف ہجرت کرنا پڑی۔ ہجرت کے وقت پورے پنجاب میں خون اور آگ کی ہولی کھیلی جارہی تھی لیکن جماعت احمدیہ کے اُس وقت کے امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنی اولوالعزمی اور بصیرت کی وجہ سے فرمایا کہ تبلیغ اسلام کا مرکز قادیان احمدی آبادی سے بکلّی خالی نہ ہونے پائے بلکہ تین سو تیرہ احمدی جماعت احمدیہ کی نمائندگی کرتے ہوئے اس خاکِ پا میں دھونی رما کر بیٹھ جائیں اور اِس نازک دَور میں جماعت احمدیہ کی حفاظت کے لیے بدرگاہ باری تعالیٰ سربسجود رہیں اور اگر اِس ہولناک زمانہ میں اتلاف جان کے ہمہ وقتی خطرہ سے محفوظ رہیں تو اعلائے کلمۃُ اللہ قادیان کے مقدس مقامات کی حفاظت و آبادی کا موجب بنیں۔ آپ نے رقم فرمایا تھا کہ

''اگر خدانخواستہ بیرونی جماعتوں پر کوئی آفت آئے تو قادیان کی جماعت کو یہ مدِّ نظر رکھنا چاہیے کہ احمدیت اور اسلام کا جھنڈا قائم رکھنا اُن کا فرض ہے تمام دنیا بھر میں احمدیہ لٹریچر کی حفاظت اور تبلیغ وہ اپنا کام سمجھے۔''

(مکتوبات 23 نومبر 1947ء)

ان روح فرسا اور حد درجہ نامساعد حالات میں ایسے افراتفری کے عالم میں ایک فعال مرکز کے قیام کی اساس رکھنے کا احساس کر کے اس کا انتظام کرپانا اور آپؓ کے اس عزم کا مثمر ثمرات حسنہ ہو جانا اس مظفر و منصور کی خلافت راشدہ کا ایک اعجاز ہے۔ اس منصوبہ کا ایک حصہ یہ بھی تھا کہ قرعہ سے دو نمائندوں کا انتخاب ہو گا۔ ایک خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی اولاد میں سے اور ایک باقی خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے مجموعہ میں سے اور یہ دونوں بھی ان

درویشوں میں شامل ہو کر قادیان میں قیام کریں گے۔ سلسلۂ احمدیہ کے اس نازک دَور کے آغاز میں یہ سعادت محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب ابن حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کے حصہ میں آئی کہ انہوں نے 14 نومبر 1947ء سے 5مارچ 1948ء تک قادیان میں مقیم رہنے کا موقعہ پایا۔ صدر انجمن احمدیہ میں علی الترتیب ناظر تعلیم وتربیت و دعوۃ و تبلیغ اور ناظرِ اعلیٰ کے فرائض آپ کے سپرد رہے اور نمائندہ تحریک جدید کے قادیان سے منتقل ہو جانے پر آپ کو صدر انجمن تحریک جدید کی نمائندگی بھی تفویض ہوئی۔ ان صبر آزما حالات میں ہر دو کا قیام اور سلوک درویشوں کے لیے حوصلہ افزا، ایمان افروز اور باعث خیر وبرکت ہوا۔

آپ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی یہ بھی ہدایت تھی کہ آپ اپنی تعلیم کو جاری رکھیں اور خود مطالعہ کر کے اور علماء سے مدد لے کر اپنی پڑھائی میں حرج نہ ہونے دیں اور کچھ وقت دیہاتی مبلغین کو پڑھائیں۔

سامعین! ابھی صدر انجمن احمدیہ قادیان کا دائرہ کار مقامی نوعیت کا تھا لیکن تھا بے حد اہم اور نازک اور انجمن کی بکلّی توجہ کا طالب۔ ہندوستان کی جماعت ہائے احمدیہ سے انجمن کا رابطہ منقطع تھا لیکن از سرِ نو بتدریج رابطہ قائم کیا جا رہا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ایک ہدایت یہ بھی تھی کہ حضورؓ کے قصرِ خلافت میں کتب جمع کی جائیں کہ ان پر تاریخ سلسلہ کی بنیاد ہے اور اُن کی فہرستیں ادھر بھجوا کر آگاہ رکھا جائے۔

(مکتوب 12 نومبر 1947ء)

اس ہدایت کی تکمیل آپ صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کے سُپرد نظارت کے ذمہ تھی جس کا آغاز اور بہت حد تک تکمیل آپ کے ذریعہ ہوئی۔ کچھ عرصہ آپ نے ناظر خدمت درویشان قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے ساتھ بطور نائب ناظر بھی خدمتِ سلسلہ کا موقعہ پایا۔

(ہفت روزہ بدر قادیان 3 اپریل 1975ء)

سامعین! 1971ء میں آپ نے مکہ مکرّمہ کی زیارت کرنے اور عمرہ کرنے کی سعادت پائی۔ آپ علم دوست اور خاموش طبع بزرگ تھے۔ آپ تقریباً 1969ء سے بعارضہ قلب بیمار تھے۔ اس دوران کئی بار آپ کو دل کی تکلیف ہوئی اور ہر بار اللہ کے فضل سے صحتیاب ہوتے رہے۔ 9 فروری 1975ء کو پھر دل کا حملہ ہوا اور ساتھ ہی سینہ میں انفیکشن بھی ہو گئی۔ علاج جاری تھا کہ 24 فروری کو بیماری نے شدت اختیار کر لی۔ آخری دنوں میں وقفہ وقفہ سے بیماری کے تین شدید حملے ہوئے اور آخری حملہ 4 مارچ کو ہوا جس کی وجہ سے آپ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی اور آپ اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی عمر پانے والی اولاد میں سے آپ رحلت فرمانے والے پہلے فرزند تھے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر پچاس برس تھی۔ مورخہ 5 مارچ 1975ء کو صبح گیارہ بجے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے کثیر احباب کے ساتھ آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ موصی تھے۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

(ہفت روزہ البدر قادیان 13 مارچ 1975ء)

سامعین! جہاں تک آپ کی اہلیہ محترمہ اسماء طاہرہ صاحبہ کا تعلق ہے تو آپ جون 1935ء میں بھاگلپور میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد مولوی عبد الباقی صاحب اور والدہ صفیہ خاتون صاحبہ تھیں۔ آپ کے والد لمبا عرصہ کنری (سندھ۔ پاکستان) جماعت کے صدر بھی رہے۔ آپ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہو تھیں اور پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی ممانی جان تھیں۔

آپ کے دادا حضرت علی احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی۔ ان کی بیعت کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ جب آپ کے دادا قادیان آئے تو نویں کلاس میں زیر تعلیم تھے۔ قادیان جاتے ہوئے امرتسر ریلوے سٹیشن پر مولوی محمد حسین بٹالوی نے ان کو روکنے کی کوشش کی تو انہوں نے مولوی صاحب کو جواب دیا کہ میری والدہ نے سورج چاند گرہن کا نشان پورا ہونے پر مجھے تحقیق کے لئے قادیان بھجوایا ہے اور آپ کے اس عمل سے مجھے مرزا صاحب کی صداقت واضح ہوئی ہے کہ آپ جیسا بڑا مولوی کیوں کسی جھوٹے نبی کے دعویدار کے لئے اتنا وقت ضائع کرے گا۔ آپ کا یہ پھرنا اور وقت ضائع کرنا ہی بتاتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب سچے ہیں۔

آپ کی اپنی اولاد کوئی نہیں تھی آپ نے اپنی بہن کی ایک بیٹی لے کر پالی تھی۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ

"مجھے بالکل اپنے بچوں کی طرح پالا اور شادی کے وقت بھی میرے پورے شادی کے لوازمات پورے کئے۔ میری تربیت میں بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ جب مَیں پریشان ہوتی مجھے دعا کے لئے کہتیں کہ دعا کرو ان شاء اللہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ دعاؤں پر بڑا یقین تھا۔ بچوں سے بڑا پیار تھا۔ ان کی تربیت کا خاص طور پر خیال رکھتی تھیں اور کہا کرتی تھیں کہ بچوں کو مسجد لے کر جایا کرو کیونکہ مسجد میں ان کو مصروف رکھو گی تو بچے کبھی بگڑیں گے نہیں اور ضائع نہیں ہوں گے۔ جماعت سے وابستہ رہنے کی

ہمیشہ تلقین کرتی تھیں۔ یہ بچی کہتی ہے کہ مجھے وصیت کرنے کی بھی تلقین کی اور ہمیشہ اس کی تلقین کرتی رہیں کہ جماعت سے ہمیشہ وابستہ رہنا۔ ملازموں سے بھی نہایت نرمی کا سلوک تھا۔ گھر میں ان کی ملازمہ تھی اس کے بارے میں اپنی لے پالک بچی کو کہا تھا کہ میرے بعد اس کا خیال رکھنا اور اس کو جو کوارٹر مَیں نے گھر میں دیا ہوا ہے وہاں سے نکالنا نہیں ہے۔"

سامعین! مکرمہ اسماء طاہرہ صاحبہ کو جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے طور پر، پھر سیکرٹری ضیافت لجنہ مرکزیہ کے طور پر، پھر ممبر عالمگیر تبلیغ منصوبہ کمیٹی کے طور پر، پھر مقامی لجنہ میں بھی کام کرنے کی توفیق ملی۔

سسرال میں اور اپنی نندوں سے اور رشتہ داروں سے اور عزیزوں سے ان کا بہت پیار اور محبت کا تعلق تھا۔ خلافت سے محبت اور احترام کا تعلق تھا۔ آپ کی وفات 23، دسمبر 2016ء کو کینیڈا میں ہوئی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 79 برس تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 6 جنوری 2017ء کے خطبہ جمعہ میں آپ کا ذکرِ خیر فرمایا اور نمازِ جنازہ غائب پڑھائی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"بیماری کے دنوں میں مل کے آیا ہوں آجکل کینیڈا میں تھیں ان کی بیماری کی ایسی حالت تھی کہ جب مَیں گیا ہوں اور ملا ہوں تو بول نہیں سکتی تھیں لیکن اس وقت بھی ان کی عاجزی کا یہ حال تھا کہ انہوں نے کہا کہ میرے کپڑے نکال کے رکھو۔ تیاری کرو اور میرا کہا کہ شاید وہ مجھے ملاقات کے لئے بلا لیں۔ بجائے اس کے کہ مجھے پیغام بھیجتیں کہ ملاقات کے لئے آؤ۔ یہ اس امید پہ تھیں کہ مَیں ان کو وہاں بلاؤں گا۔ بہرحال مَیں مل کے آیا۔ اس لحاظ سے بڑی خوش ہوئیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 6 جنوری 2017ء)

اللہ تعالیٰ آپ دونوں سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

نہ روک راہ میں مولا شتاب جانے دے
کھلا تو ہے تری "جنت کا باب" جانے دے

(کمپوزڈ بائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

✡✡✡✡